کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو

تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

﴿مقدمہ﴾

اَمَّا بعد ! انسان بعض اَوقات معمولی سی غلطی سے سَنگین نقصان (بڑا نقصان) اُٹھاتا ہے مُتَنَبِّہ (خبردار/آگاہ) کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اِسے کوستا (بُرا بھلا کہتا) ہے اور اِس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

یہی حال کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی کے دعویٰ کے باوجود انگریز کی تَقلید (نقل) میں اِس فعل کو تہذیب گردانتا (سمجھتا) ہے اور اس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ (PANTS) اِسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ (PANTS) پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

اِدھر تہذیبِ نَو (نئی تہذیب) کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا (مسلمان کی شان کے شایان نہیں) کہ وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے حکم کے خِلاف کرے جبکہ آپ ﷺ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے قطرات (قطرے) جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث (سبب) بن سکتے ہیں۔ اِسی لئے فقیر نے اِس رسالہ میں وہ اَحادیثِ مبارکہ جمع کر دی ہیں جن میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اُس حدیث شریف کے متعدد وُجوہ (کثیر وجوہات) بھی عرض کر دیئے ہیں جن میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا ذِکر ہے تاکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مُجتہِد (ماڈرن مُجتہِد) کے غلط اِجتہاد سے غلط راہ نہ چل جائے۔

اِس رِسالہ کی اِشاعت اَلحاج محمد اَسلم قادری عطّاری کے سپُرد (حوالے) کر دی ہے مولیٰ عزّوجلّ اِسے ناشرین اور فقیر کے لئے تَوشۂ راہِ آخرت اور مُتَعَبِّدِین (عبادت کرنیوالے) کے لئے مَشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔

آمِيْن بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

۲ شعبان ۱۴۲۲ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اصۡطَفٰى سِيَمَا مُحَمَّدِنِ الۡمُصۡطَفٰى

وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهِ الۡبَرَرَةِ التُّقٰى وَالنُّقٰى ٥

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کوزَیبا(مسلمان کی شان) نہیں کہ وہ شریعتِ مُطَہّرہ کے خلاف کرے، یہ طریقہ نَصاریٰ(عیسائی) کاہے۔اِس میں غیروں کے طریقہ پر عمل کرنے سے: مَنۡ تَشَبَّهَ بِقَوۡمٍ فَهُوَ مِنۡهُمۡ [1]

یعنی جس نے کسی قوم سے مشابَہت (موافقت) کی وہ اُنہی میں سے ہے۔

کی وَعید لازم آتی ہے اِس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا اِرتکاب (صُدور)ہوتاہے امام احمد رضا مُحدّث بریلوی قُدّس سِرُّہٗ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا، جسم ولباس بِلاضرورتِ شَرعیہ ناپاک کرنا،اور یہ حرام ہے۔بحر الرائق میں بدائع سے ہے:

أَمَّا تَنۡجِيسُ الطَّاهِرِ فَحَرَامٌ [2] یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

اِسی طرح متعدد کُتبِ فقہ میں درج ہے۔

فائدہ: مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دِکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ اَزیں اِس میں حرام پر عَمل کرنالازم آتا ہے مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے اِرتکاب پر کتنی سزا ہے۔

اِن چھینٹوں کے باعِث(سبب) عذابِ قبر کا اِستحقاق اپنے سر پر لینا(عذابِ قبر کا حقدار بننا ہے)۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[1] (مسند الإمام أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما، 50/2، الحديث5094، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، 44/4، الحديث4031، المكتبة العصرية)

(مصنف عبد الرزاق، كتاب الجامع، باب حلق القفا والزهد، 454/11، الحديث20986، المكتب الإسلامي، سنة النشر: 1403ھ/1983م)

[2] (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الطهارة، باب صفة الماء المستعمل، 99/1، دار الكتاب الإسلامي)

تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ [3]

یعنی پیشاب سے بہت بچو، کہ اکثر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں پر عذابِ قبر ہوتے دیکھا فرمایا: كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ [4]

یعنی اِن میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چُغلخوری کرتا۔

فائدہ: مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

. راہ گزر (راستہ) پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں زانوؤں (گھٹنوں) کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ اِلٰہی ہے، حدیث میں ہے: لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ [5]

یعنی جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دِکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔

فائدہ: مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

. یہ نصارٰی سے تَشَبُّہ (مشابہت/موافقت) اور اُن کی سُنتِ مذمومہ میں اِن کی اِتّباع (پیروی) ہے۔ آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی عِلّت اور یہ مُوجِبِ (باعثِ) عذاب وعُقوبَت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (پارہ۱۸، سورۃ النور، آیت۲۱)

ترجمہ: اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

یعنی جس نے کسی قوم سے مُشابہت کی وہ اُنہی میں سے ہے۔

اِس حرکت سے نہی اور اِس کے بے اَدبی و جَفا و خلاف سنتِ مصطفٰے ﷺ ہونے میں اَحادیث صحیحہ مُعتمَدہ وارِد ہیں۔

اتباع رسول ﷺ: مسلمان کو اپنے نبی ﷺ کا اِتّباع ضروری ہے نہ کہ نصارٰی کا۔ رسول اللہ ﷺ کا عمل اَحادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو:

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے:

---

[3] (سنن دار قطنی، کتاب الطھارۃ، الباب نجاسۃ البول والامر بالتنزہ منه والحکم فی بول ما یوکل لحمه، 311/1، الحدیث452\2، دار المؤید، سنۃ النشر: 1422ھ/2001م)

[4] (صحیح البخاری، کتاب الوضوء، الباب من الکبائر ان لا یستتر من بوله، 88/1، الحدیث213، دار ابن کثیر، سنۃ النشر: 1414ھ/1993م)

[5] (السنن الكبرى كتاب النكاح، جماع أبواب الترغيب في النكاح وغير ذلك، باب ما جاء في الرجل ينظر إلى عورة الرجل والمرأة تنظر إلى عورة المرأة، 99/7، الحديث13188، دار المعرفة)

مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا[6]

یعنی جو تم سے کہے کہ حضورِ اَقدس اَطہر ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اُسے سچّا نہ جاننا۔ حضور ﷺ پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔

امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ

جتنی حدیثیں اِس مسئلہ میں آئیں اُن سب سے یہ حدیث بہتر و صحیح تر ہے۔ یہی حدیث صحیح ابو عُوانہ و مُستدرکِ حاکم میں اِن لفظوں سے ہے: مَا بَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ [7]

یعنی جب سے حضورِ اَقدس ﷺ پر قرآن مجید اُترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

سوال: اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بر عکس حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے کھڑے ہو کر بَول (پیشاب) مبارک فرمایا۔

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں دَوامی (ہمیشگی والے) عمل کا ثبوت ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں دَوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شَرعی قَواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابلِ عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دائمی (ہمیشگی والے) ہو۔

نُکتہ: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں گھر میں دائمی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اِس میں بہت زیادہ اِحتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے تو جو عمل حضور نبی پاک ﷺ گھر میں اِحتیاط سے کر رہے ہیں اُس کی گھر سے باہر کتنی اِحتیاط ہو گی۔ (فافہم)

۲) بَزاز اپنی مسند میں بِسُنَن و صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ مِنَ الْجَفَاءِ: أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قَائِمًا أَوْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يَنْفُخَ فِي سُجُودِهِ[8]

یعنی تین باتیں جَفا (زیادتی) و بے اَدَبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔ یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غُبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

تیسیر میں ہے: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ[9] اِس حدیث کے سب راوی ثِقہ مُعتمَد صحیح کے راوی ہیں، عُمدۃ القاری میں ہے: "رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ" اِسے بزاز نے بسندِ صحیح روایت کیا۔

فائدہ: جس کام کو خود رسول اللہ ﷺ جفا اور بے اَدَبی بتا رہے ہیں پھر اِس سے بڑھ کر بد قسمت ہے کون کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کر کے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہو جائے کوئی مسلمان تو اِس کی جرأت نہیں کر سکتا غیر مسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ و بے اَدب ہیں۔

---

6) (سنن الترمذی، کتاب الطهارة عن رسول الله، الباب ماجاء في النهي عن البول قائِمًا، 17/1، الحديث12، دار الكتب العلمية)

7) (المستدرک على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، الباب البول قائما وقاعدا، 417/1، الحديث666، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/1998م)

8) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الصلاة، الباب مسح الجبهة في الصلاة، 83/2/، مكتبة القدسي، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

9) (التيسير بشرح الجامع الصغير، باب الهمزة، 130/1، مكتبة الإمام الشافعي الرياض)

۳)ترمذی و ابنِ ماجه و بیہقی امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ[10]

یعنی رسول ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا، فرمایا اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔

۴)اِبنِ ماجه و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قَائِمًا[11]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

سوال: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا"[12]

﴿نبی ﷺ ایک گھورے(کوڑے دان) پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا﴾ رواہُ الشیخان رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب حضور اکرم ﷺ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز(جائز ہونے) میں کون سا شک ہے؟

جواب: اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ منسوخ ہے۔ یہ امام ابو عوانہ نے اپنی صحیح اور ابنِ شاہین نے کتابُ السُّنّہ میں اختیار کیا۔

فائدہ: منسوخہ آیات وَاحادیث پر عمل کرنا مَمنوع(منع) ہے۔ اِسی لئے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اَحکامِ منسوخہ پر عمل کرنے میں شمار ہوگا۔

سوال: فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منسوخ نہیں؟

جواب نمبر1: اِن دونوں روایتوں کے تَقَدُّم وتاَخُّر(پہلے اور بعد میں ہونے) میں تو کسی کو شک نہیں ہو سکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ تا وِصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدہ سے مقدَّم بھی اور مُتاخَّر(پہلے بھی اور آخری) بھی اور یہ قاعدہ ہے کہ شریعت میں حضور سرورِ عالم ﷺ کے وہ اَفعالِ مبارکہ قابلِ عمل ہیں جو آپ ﷺ نے آخر میں کئے ہوں اور اِسی کا نام نَسخ ہے۔

جواب نمبر2: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نَسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں(مناسب) ہے جس میں حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جَفا فرمایا اور حضور ﷺ سے جفا کا تصوُّر ظلمِ عظیم ہے اِسی لئے آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تسلیم، لیکن وہ حکم منسوخ ہو گیا۔

پیشاب کھڑے ہو کر کرنے کی وجوہ:

---

[10] (سنن الترمذی، کتاب الطهارة عن رسول الله، الباب ماجاء في النهی عن البول قائِمًا، 17/1، الحدیث12، دار الکتب العلمیة)

(حاشية السندي على ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في البول قاعدا، 130/1، الحديث308، دار الجيل)

(السنن الکبری للبیهقي، کتاب الطهارة، جماع أبواب الاستطابة، باب البول قاعدا، 102/1، الحدیث446، دار المعرفة)

[11] (السنن الکبری للبیهقي، کتاب الطهارة، جماع أبواب الاستطابة، باب البول قاعدا، 102/1، الحدیث449، دار المعرفة)

(حاشية السندي على ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب في البول قاعدا، 130/1، الحديث309، دار الجيل)

[12] (صحيح البخاري، کتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، 90/1، الحدیث222، دار ابن کثیر، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

1. اُس وقت زانوئے مبارک (گھٹنوں) میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا حاکم و دار قطنی و بیہقی اُن سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا مِنْ جُرْحٍ كَانَ بِمَأْبِضِهِ[13]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا بوجہ زخم کے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ذھبی نے اِسے مُنکَر فرمایا۔

2. وہاں نجاسات (گندگی) کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام عبد العظیم زَکی الدّین منذری نے اِس کی تَوجیہ کی: قال العينى قال المنذرى لعله كانت فى السباطة نجاسات رطبة وہى رخوة فخشى أن يتطاير عليه قيل فيه نظر لأن القائم أجدر بهذه الخشية من القاعد وقال الطحاوى لكون ذلك سهلا ينحدر فيه البول فلا يرتد على البائل۔[14] (عمدۃ القاری)

یعنی امام عینی نے فرمایا کہ منذری فرماتے ہیں کہ شاید گھورے (کوڑے دان) پر نجاستیں تھیں اور وہ جگہ نرم ہوتی ہے اِس سے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پیشاب کے قطرات نہ اُڑیں، امام عینی نے فرمایا اِس وجہ پر نظر (اختلاف) ہے اِس لئے کہ بصورتِ قیام اِس میں اور زیادہ خطرہ بہ نیت بیٹھنے کے، امام طحطاوی نے فرمایا کہ حالتِ قیام میں یہ صورت زیادہ آسان ہے، اِس سے پیشاب کے قطرات نہیں اُڑیں گے اور نہ ہی پیشاب کرنے والے پر قطرات لوٹیں گے۔

فائدہ: ہاں یہی صحیح ہے کہ جہاں تَر نجاسات جمع ہوں، وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ہو، تو وہاں کھڑے ہو کر ہی پیشاب کرنا زیادہ آسان ہے اِسی کو مُحَدِّثین نے مُسْتَحْسَن فرمایا چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

"قَالَ السَّيِّدُ جَمَالُ الدِّينِ: قِيلَ: فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا لِلْقُعُودِ لِامْتِلَاءِ الْمَوْضِعِ بِالنَّجَاسَةِ"[15]

یعنی سید جمال الدین نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے یہ عمل مجبوراً کیا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ مقام نجاسات سے بھرا پڑا تھا۔

3. اُس میں ڈھال (نشیب و فراز/اونچ نیچ) ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اُسے اَبْہری وغیرہ نے نقل کیا:

"قال العيني قال بعضهم لأَنَّهُ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا لِلْقُعُودِ فَاضْطُرَّ إِلَى الْقِيَامِ لِكَوْنِ الطَّرَفِ الَّذِي مِنَ السُّبَاطَةِ كَانَ عَالِيًا مُرْتَفِعًا وقال القارى فى المرقاة وَقَالَ الْأَبْهَرِيُّ: قِيلَ كَانَ مَا يُقَابِلُهُ مِنَ السُّبَاطَةِ عَالِيًا وَمِنْ خَلْفِهِ مُنْحَدِرًا مُسْتَفِلًا . لَوْ جَلَسَ

---

[13]) (كتاب الطهارة جماع أبواب الاستطابة باب البول قائما . 1/101 . الحديث442. دار المعرفة)

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، البول قائما وقاعدا . 1/417. الحديث669. دار المعرفة. سنة النشر: 1418ھ/1998م)

[14]) (المستدرك على الصحيحين، كتاب الطهارة، البول قائما وقاعدا . 1/417. الحديث669. دار المعرفة. سنة النشر: 1418ھ/1998م)

[15]) (مرقاة المفاتيح ،شرح مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب آداب الخلاء . 1/389. دار الفكر)

مُسْتَقْبِلَ السُّبَاطَةِ سَقَطَ إِلَى خَلْفِهِ وَلَوْ جَلَسَ مُسْتَدْبِرًا لَهَا بَدَا عَوْرَتُهُ لِلنَّاسِ فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِنِ اسْتَدْبَرَ لِلسُّبَاطَةِ تَبْدُو الْعَوْرَةُ لِلْمَارَّةِ ، وَإِنِ اسْتَقْبَلَهَا خِيفَ أَنْ يَقَعَ عَلَى ظَهْرِهِ مَعَ احْتِمَالِ ارْتِدَادِ الْبَوْلِ إِلَيْهِ"[16]

یعنی امام عینی نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ایک مجبوری یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ جگہ جو آپ ﷺ کے پیشاب کرتے وقت سامنے تھی اونچی تھی اور حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مقام جو آپ ﷺ کے آگے تھا اُونچا تھا اور وہ جو پیچھے تھا ڈھلان اور نیچے کو گہرا تھا اگر گُھورے (کوڑے دان) کے سامنے بیٹھتے تو آپ ﷺ کے لئے پیچھے کی طرف گرنے کا خطرہ تھا اگر آپ ﷺ اِسے پیٹھ دے کر بیٹھتے تو جسم کے ننگے ہونے کا اندیشہ تھا پھر فرمایا کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس لئے پیشاب فرمایا کہ اگر آپ گُھورے (کوڑے دان) کو منہ کرتے تو سترِ عورت نہ ہوتا اگر پیٹھ کرتے تو نیچے گرنے کا اَندیشہ اور یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں پیشاب واپس نہ لوٹے۔اور فتح الباری میں ہے کہ

لِأَنَّهُ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا يَصْلُحُ لِلْقُعُودِ فَقَامَ لِكَوْنِ الطَّرَفِ الَّذِي يَلِيهِ مِنَ السُّبَاطَةِ كَانَ عَالِيًا فَأَمِنَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ بَوْلِهِ[17]

فجعل ماقام عليه عاليا و ما يقابله منحدرا وجعله سبب الامن من ارتداد البول فانقلب الامر على من نقل عنه الابهری فجعل ماقام عليه منحدرا و ما يقابله عاليا وجعله سبب خوف السقوط فى القعود مع انه كذلك فى القيام الا نادر [18]

یعنی حضور ﷺ کو اُس وقت کوئی جگہ نہ ملی جہاں بیٹھ کر پیشاب فرماتے اِسی لئے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کہ گُھورے (کوڑے دان) کا اگلا حصّہ اونچا تھا اِس لئے پیشاب کے واپس لوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا، اِسی لئے کھڑے ہونے کی جگہ اختیار فرمائی کہ پیشاب نیچے گرے اور کھڑے ہونے کی جگہ اُونچی اِختیار فرمائی تاکہ پیشاب واپس نہ لوٹے، یہ اِس کے بر عکس ہے جو اَبْہری نے نقل کیا۔ بہر حال اُس وقت حضور ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بوجہِ مجبوری تھا۔

4. اُس وقت پُشت مبارک میں دَرد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اِس سے اِستِشفاء (حصولِ شفاء) ہے۔ یہ جواب امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے [19] چالیس (۴۰) طبیبوں کا اِتفاق ہے کہ حَمّام (بیت الخلاء) میں ایسا کرنا ستّر (۷۰) مرض کی دوا ہے۔ (ذکرہ القاری عن زین العرب عن حجة الاسلام) [20]

---

16) (مرقاۃ المفاتیح ،شرح مشکاۃ المصابیح ،کتاب الطھارۃ ،باب آداب الخلاء ، 389/1، دار الفکر)

17) (فتح الباري شرح صحيح البخاري ،باب ما جاء في الوضوء ،باب البول عند سباطة قوم ، 393/1، الحديث224، دار الريان للتراث، سنة النشر : 1407ھ/ 1986م)

18) (فتاوی رضویہ ، 585-597/4 ، ملخصاً و ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن)

19) (فتح الباري شرح صحيح البخاري ،كتاب الوضوء ،باب البول عند سباطة قوم ، 394/1، الحديث 224، دار الريان للتراث، سنة النشر : 1407ھ/ 1986م)

20) (فتاوی رضویہ ، 585-597/4 ، ملخصاً و ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن)

فائدہ: علامہ عینی نے فرمایا کہ " فقال الشافعي لما سأله حفص الفرد عن الفائدة في بوله قائما : العرب تستشفي لوجع الصلب بالبول قائما فنرى أنه كان به إذ ذاك[21] اھ و فی فتح الباری : روي عن الشافعي وأحمد[22] فذكر نحوه قال العینی: قلت یوضح ذلک حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"[23]

یعنی امام شافعی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب حَفص الفرد سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا فائدہ سوال ہوا تو فرمایا کہ عرب پیٹھ کے درد کا علاج یونہی کرتے ہیں، آپ ﷺ کو اُس وقت یہی مَرض لاحق تھا اِسی لئے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا اور فتح الباری میں ہے کہ امام شافعی و احمد رحمہما اللہ نے ایسے فرمایا ہے اور امام عینی نے فرمایا کہ اِس کی وَضاحت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے اور وہ اُوپر مذکور ہوئی ہے۔

5. مارزی نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب اِس لئے فرمایا کہ کھڑے ہونے میں دُبُر (مقعد) سے حدث (براز / بڑے پیشاب) کے خُروج سے اَمن ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اَلْبَوْلُ قَائِمًا أَحْصَنُ لِلدُّبُرِ[24]

یعنی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دُبُر (کی نجاست کے خروج) سے مضبوطی ملتی ہے۔

بخلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کے کہ اِس میں خَدشہ (خطرہ) ہے کہ دُبُر سے خُروجِ حَدث (نجاست کا خروج) ہو۔

اِمام قسطلانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے مذکورہ بالا عِلّت کے ساتھ اِضافہ کیا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ایسے اِسی لئے کیا کہ اُس وقت پیشاب کرنے میں بہت سے گھر کے قریب تھے۔

ناگوار جواب: امام احمد رضا مُحدّث بریلوی قُدّس سِرُّہٗ نے اِس سے قبل جواب (۴) سے بھی ناگواری (ناپسندیدگی) کا اِظہار فرمایا کہ بات تو چل رہی ہے کہ کھڑے ہو کر بحالتِ اِضطِرار (مجبوری کی حالت میں) ہوتا ہے اور اس میں انسان کا اپنا اِختیار نہیں ہوتا اور اِستشفاء (علاج کرنا) قصداً (جان کر) اور غیر مُضطرانہ طور (عدمِ مجبوری پر) ہوتا ہے پھر یہ جواب اِس کے لئے کام دے سکتا ہے؟ اور اِس جواب (۵) سے تو بہت زیادہ ناگواری (ناپسندیدگی) محسوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایسے خَدشات کا تَصوّر شانِ رسالت ﷺ کے خلاف ہے کہ ایسا اَمر (کام) جو کہ عام آدمی کے لئے بھی خِفّت (ندامت و شرمندگی) کا مُوجِب (سبب) ہو وہ شَہ کونین ﷺ کی شانِ اَقدس میں تَصوّر نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر طرح کی معمولی سے معمولی خِفّت (ندامت و شرمندگی) سے بھی مَعصوم بنایا ہے۔[25]

(فتاویٰ رضویہ ، جلد۲ ، صفحہ نمبر ۱۵۰)

---

[21] (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، 136/3، دار إحياء التراث العربي)

[22] (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب البول عند سباطة قوم، 394/1، الحديث 224، دار الريان للتراث، سنة النشر: 1407ھ/1986م)

[23] (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، 136/3، دار إحياء التراث العربي)

[24] (السنن الكبرى، كتاب الطهارة، جماع أبواب الاستطابة، باب البول قاعدا، 102/1، الحديث 448، دار المعرفة)

[25] (فتاوی رضویہ، 4/585-597، ملخصاً و ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن)

6. امام عینی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ تَوجیہ (وجہ) بتائی کہ حضور سرورِ عالم ﷺ اُمورِ مسلمین (مسلمانوں کے کام) میں کافی دیر تک مصروف رہے اُدھر آپ کو پیشاب کا تقاضا ہوا آپ حَسبِ عادت دور نہیں جا سکتے تھے اور یہ گُھورا (کوڑا دان) قریب ہی تھا اور پیشاب کے لئے موزوں (مناسب) تھا لیکن یہاں کھڑے ہو کر پیشاب مبارک کے سوا چارہ (کوئی حل) نہ تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے کپڑا وغیرہ تان لیا تاکہ لوگوں سے آپ ﷺ پوشیدہ کھڑے ہو کر پیشاب مبارک سے فارغ ہوں۔

امام احمد رضا مُحَدِّث بریلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی ناگواری: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس جواب میں بھی ناگواری ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پیشاب کے تقاضا سے مجبور ہو کر دور جانے کے بجائے قریبی گُھورے (کوڑے دان) پر کھڑے ہو کر پیشاب مبارک فرمالیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اِس میں حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے مجبوری کو علّت نہ بنایا جائے بلکہ صرف اتنا کہا جائے کہ آپ ﷺ نے عادت کے خلاف دور جانے کے بجائے قریبی گُھورے (کوڑے دان) پر پیشاب مبارک فرمالیا۔ (تاکہ پھر بدستور اُمورِ مسلمین میں مشغول ہوں۔ اُویسی غفرلہٗ)

ابوالقاسم بَلخی اپنی کتاب: "قبول الاخبار معرفة الرجال" میں فرماتے ہیں: حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاحِش مُنکَر (اصطلاحِ حدیث) ہے یہ زَنادِقہ (ملحد و بے دین) کی کاروائی ہے کہ ایسی حدیث گھڑ کر مسلمانوں میں پھیلا دی۔[26]

امام عینی قُدِّس سِرُّہٗ کی حق پسندی: امام عینی نے فرمایا کہ ایسا کہنا سوءِ اَدب (خلافِ ادب) ہے ہم تو اِسے سُننا گوارہ نہیں کرتے کیونکہ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی صحیح ہے، مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ حدیث مُتّفَق عَلَیہ (ایسی حدیث نبوی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہو) ہے۔[27]

فیصلہ: صحیح یہ ہے کہ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور حضور سرورِ عالم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب مبارک فرمایا تو محض جواز (جائز قرار دینے) کے لئے تاکہ اُمت کو سہولت ہو کہ اگر کسی وقت سخت مجبوری میں پھنس جائیں اور کھڑے بغیر پیشاب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو کوئی حَرَج نہیں جیسا کہ بیانِ جَواز کے لئے آپ ﷺ ایسا عمل عادت کے خلاف فرمالیتے تھے۔

امام احمد رضا مُحَدِّث بریلوی قدس سرہٗ کی جامع تقریرِ دلپذیر:

آپ قُدِّس سِرُّہٗ فتاوٰی رضویہ، جلد ۲، صفحہ ۱۵۰ میں اِسی مسئلہ پر مُفَصَّل (تفصیلاً) و مُدَلّل (دلیل سے ثابت کئے ہوئے) ارشادات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ سے ایک بار یہ فعل وارِد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روزِ نُزولِ قرآن کریم سے آخرِ عمرِ اَقدس تک عادتِ کریمہ ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اَقدس ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جَفا و بے ادبی فرمایا اور متعدد اَحادیث میں اِس سے نَہی و ممانَعت آئی تو واجب کہ مَمنوع ہو اور اِنہیں اَحادیث کو اُن پر ترجیح بُوجوہ ہو (ا) وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ محل صَد گونہ اِحتمال ہے (اس محل میں سو قسم کے اِحتمال

[26] (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، 136/3، دار إحياء التراث العربي)

[27] (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، 136/3، دار إحياء التراث العربي)

ہے)(۲) فعل و قَول میں جب تَعارُض (ٹکراؤ) ہو قول واجبُ العَمل (قول پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے) ہے کہ فعل اِحتمالِ خُصوص و غیرہ رکھتا ہے (۳) قَبیح و حاظِر (مذموم و ممنوع) جب مُتعارِض (آپس میں مقابل) ہوں حاظِر (ممنوع) مقدَّم ہے۔[28]

جِدّت پسند ٹیڈی مُجتہِدین کارَد: نفسِ حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اِن مُقلدانِ نَصرانّیت پر رَد ہے وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال اور زمین گھورے (کوڑے دان) کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹے آنے کا احتمال نہ تھا۔ سامنے دیوار تھی اور گھورا (کوڑادان) فِنائے دار (گھر کے صحن) میں تھا نہ کہ گزر گاہ (درمیانِ سڑک میں) پسِ پُشت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کھڑا کرلیا تھا اِس طرف کا بھی پردہ فرمایا اِس حالت میں پُشتِ اَقدس پر بھی نظر پڑنا پسند نہ آیا اِن احتیاطوں کے ساتھ تمام عمرِ مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مُدّعی (دعویدار) ایسی ہی صورت کے قائل ہیں۔ سبحان اللّٰہ! کہاں وہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہاں اِن بےاَدَبوں کے نامُہذّب اَفعال اور اُن پر معاذ اللّٰہ حدیث سے اِستدلال۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ے کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر۔

اوگماں بردہ کہ من کردم چواو * فرق را کے بیند آں استیزہ جو

واللّٰہ سبحانہ تعالٰی اعلم[29] (فتاوٰی رضویہ شریف، جلد۲، صفحہ۱۵۱)

ترجمہ اشعارِ فارسی: (۱) پاک لوگوں کا اپنے اُوپر قیاس نہ کر (۲) اِس نے گمان کیا کہ میں نے اُس کی طرح کیا، لیکن یہ جھگڑالو فرق کیسے دیکھ سکتا ہے۔ کہ اِس کے اور اُس کے درمیان کتنا فَرق ہے۔

خلاصۃ المرام: یہ تمام بحث اِن ٹیڈی مُجتہِدین کے رد میں کام آئے گی ان شاء اللّٰہ جب کہ وہ بد ظن (بدگمان) خَویشِ خود (اپنے آپ) کو مُحقّق الاسلام سمجھتے ہیں اور اِس کے بر عکس اَئمہ مُجتہِدین و علمائے مُحقّقین کی تحقیق کو غلط قرار دیتے ہیں اِنہیں اپنے ٹیڈی اِجتہاد سے آیت قرآنی اور حدیثِ مبارک سے سَہارا مل جائے بس اتنا کافی ہے، اِس مسئلہ میں بھی اِن بیباک (بےحیا) مُجتہِدین نے محض جِدّت پسندی کے مرض اور نئی تہذیب کے دِلدادگان کو خوش کرنے کے لئے اِسی حدیثِ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فتویٰ دے رکھا ہے کہ (بلاوجہ اور کوئی عذرِ شرعی ہو یا نہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے) ایسے ٹیڈی مُجتہِدین کے لئے مذکورہ بالا تحقیق کافی ہے۔ ہاں اگر انہیں جِدّت پسندی کے علاوہ ضد کی بیماری بھی ہے تو وہ لاعلاج ہیں کیونکہ یہ عربی شعر اِن جیسوں کے لئے مشہور ہے:

ے وداء الضد لیس لہ دواء ان کان المسیح لہ طبیبا

یعنی ضد کی بیماری لاعلاج ہے اگر اِس کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام مُعالِج (ڈاکٹر) ہوں۔

نئی تہذیب کے دلدادگان سے گذارش: نئی تہذیب کے دِلدادگان سے گذارش ہے کہ اگر مسلمان ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب و تمدُّن (طرزِ معاشرت) اپنائیے آپ کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی و نجات ہے اور سابقہ (گزشتہ) اَوراق میں تفصیل گزری کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر

---

[28] (فتاوٰی رضویہ، 4/585-597، ملخصاً و ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن)

[29] یہاں تک قبلہ اُویسی صاحب نے اعلیٰ حضرت کی تحقیق سے استفادہ فرمایا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، 4/585-597، ملخصاً و ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن)

پیشاب مبارک فرماتے۔ایک دفعہ اگر کھڑے ہو کر پیشاب مبارک کیا تو اِس کے مُفَصَّل (تفصیلاً) جوابات گذرے ہیں۔اے جِدّت پسند مسلمانو! آپ کو یقین ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اسلام دشمن انگریزوں کی تہذیب ہے اور انگریزی تہذیب خود غیر مُہذب ہے مثلاً کھڑے کھڑے پیشاب کرنا حیوانوں کا کام ہے ایسے اَفراد میں سے اگر کوئی اس حرکت کو "فیشن" (FASHION) بتائے۔اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کو "آوٹ آف فیشن" (OUT OF FASHION) بتائے۔تو گزارش کرونگا کہ پھر تو گدھا بھی "فیشن ایبل" (FASHIONABLE) ہی ٹھہرا۔جو کھڑے کھڑے ہی موتتا ہے، گھوڑا اور اُونٹ بھی "اپ ٹوڈیٹ" (UP TO DATE) ہی ثابت ہوئے۔جو پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے نہیں۔حضور سرورِ عالم ﷺ کی سنتِ مُطَہَّرہ کے خلاف ہر بات حَیوانیّت ہی ہے اگرچہ اِس کا نام کوئی ترقی رکھ لے۔

حکایت: کہتے ہیں ایک ایسے ہی ترقی پسند صاحب کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے۔کہ ان کے لڑکے نے اباجان کو اِس ہَیئت میں دیکھ کر پوچھا کہ اباجان! یہ کیا؟ کہ آپ کھڑے کھڑے پیشاب کر رہے ہیں؟ وہ بولے بیٹا۔یہ ترقی کی علامت ہے۔اور بیٹھ کر پیشاب کرنا پرانی اور مُلّاؤں کی روایت ہے۔زمانہ ترقی کر رہا ہے۔اور مُلّا ابھی تک رَجعَت پسندی (ذہنی طور پر ماضی پرستی) ہی میں ہے۔بیٹا! تم بھی ترقی پسند بنو۔اور مجھے خوشی ہوگی، جب کہ تم مجھ سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقی پاؤ گے۔بیٹا بولا۔ایسا ہی ہوگا اباجان! کچھ دنوں کے بعد وہ صاحب گھر آئے۔تو دیکھا کہ اِن کے لڑکے نے بانس کی ایک سیڑھی دیوار کے ساتھ لگا رکھی ہے۔اور اُس کے سب سے اوپر کے ڈنڈے پر چڑھ کر وہ پیشاب کر رہا ہے۔

باپ نے بیٹے کی یہ ہَیئت دیکھی، تو کہا بیٹا! یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ بولا۔اباجان! آپ سے بھی بڑھ کر اور سیڑھی پر چڑھ کر ترقی پارہا ہوں۔آپ تو صرف زمین ہی پر کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے نا، اور میں آپ سے ترقی میں اِسی صورت میں بڑھ سکتا تھا جب کہ سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کرتا۔یہی وجہ ہے کہ میں سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کر رہا ہوں۔

فائدہ: یہ ہے نئی تہذیب کا کرِشمہ مسلمانوں جِدّت پسندو! خدا تعالیٰ کا خوف کیجئے۔اور حضور ﷺ کی عادات مُبارکہ کو مدِ نظر رکھئے۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی طِبّی خرابیاں: اِس کی طِبّی خرابیوں کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف "نبوی شفاخانہ" میں عرض کی ہیں۔اِس کے متعلق اَطِبّاء (طبیب کی جمع) اور ڈاکٹروں نے ایسے مُوذِی اَمراض (جان لیوا اَمراض) ذکر کئے ہیں کہ جن کے علاج پر ہزاروں کوششوں کے باوجود بمشکل اُن سے نجات پایا جاسکتا ہے اِس کے باوجود اگر کوئی خود کو ہلاکتوں کے گڑھے میں ڈالنا چاہتا ہے تو اُس کا کیا علاج؟؟؟

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعَيْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ